FLOW CHART — ترتیبی نقشۂ ربط

MACRO-STRUCTURE — نظمِ جلی

55- سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

آیات : 78 ...... مَکِیَّۃ" (ابتدائی دور)...... پیراگراف : 6

مرکزی مضمون

الآءُ اللہ کی تصدیق کرنے والے کے لیے آخرت میں اللہ ذوالاکرام ہوگا اور تکذیب کرنے والے کے لیے ذوالجلال ہوگا۔

قرآن کی تعلیم کے علاوہ، آفاق وانفس کی نشانیوں پر غور کرو ! آخرت کے عذاب وثواب کے قائل ہو جاؤ گے۔

پیراگراف	آیات	موضوع
پہلا پیراگراف	آیت: 1 تا 28	دلائلِ رحمانیتِ ربوبیت
دوسرا پیراگراف	آیات: 29 تا 36	دلائلِ قدرت وجزا وسزا
تیسرا پیراگراف	آیات: 37 تا 40	احوالِ قیامت
چوتھا پیراگراف	آیات: 41 تا 45	مجرمین کا انجام اور دلائلِ قیامت
پانچواں پیراگراف	آیات: 46 تا 61	محسنین کا انجام اور دلائلِ جزاء
چھٹا پیراگراف	آیات: 62 تا 78	اضافی نعمتیں

زمانۂ نزول

سورۃ ﴿الرحمٰن﴾ اعلانِ عام کے بعد قیامِ مکہ کے دوسرے دور (4 تا 5 نبوی) میں، ایامِ تکذیب میں نازل ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بالکل ابتدائی ایام میں حرم کعبہ میں جا کر مقامِ ابراہیم کے پاس اس سورت کی تلاوت کی تھی۔ یہ اس کے مکی ہونے کی خارجی شہادت ہے۔ عام طور پر اس سورت کو مدنی سمجھا اور لکھا جاتا ہے، لیکن اس میں ایسی کوئی داخلی شہادت بھی نہیں ملتی کہ اسے مدنی سمجھا جائے۔ سورۃ الرحمن کے علاوہ، سورۃ الرعد، سورۃ الدھر اور سورۃ الزلزال کو بھی مدنی سمجھا اور لکھا جاتا ہے، لیکن درحقیقت یہ چاروں سورتیں بھی مکی ہیں۔ اس طرح مکی سورتوں کی تعداد نوے (90) اور مدنی سورتوں کی تعداد صرف چوبیس (24) رہ جاتی ہے۔

خصوصیات

1- یہ سورت اپنے اندر ایک خاص آہنگ رکھتی ہے۔

2- شاہ ولی اللہؒ صاحب کہتے ہیں، اس سورت میں حرف ﴿ن﴾ کی صوتی نغمگی ہے۔

3- یہ سورت بھی دورِ تکذیب میں نازل ہوئی۔

سورۃ الرحمٰن کا کتابی ربط

1- پچھلی سورۃ القمر میں باربار ﴿تکذیب﴾ کا ذکر ہوا تھا۔ پانچ (5) قوموں کی ﴿تکذیب﴾ کی سچی داستان سنا کر اُن کے انجام سے ڈرایا گیا تھا۔ یہاں سورۃ الرحمن میں، انسانوں اور جنات دونوں سے بار بار یہ سوال کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی کون کون سی ﴿آلاء﴾ کی ﴿تکذیب﴾ کر سکتے ہیں؟

2- پچھلی سورۃ القمر جلالی تھی ، یہاں سورۃ الرحمن میں جلال و جمال کا امتزاج ہے اور جمال غالب ہے، دوزخ اور اُس کے احوال کا ذکر صرف چار (4) آیات میں ہوا، جبکہ آخری اکتیس (31) آیات میں انعاماتِ جنت کی تفصیل ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- اس سورت میں تیس (30) سے زیادہ مرتبہ، آیتِ ترجیع ﴿فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾ کے ذریعے، انسانوں اور جنات کے مردہ ضمیر کو ﴿تکذیب﴾ یعنی جھٹلانے سے بچنے اور شکر گذار بننے کی دعوت دی گئی ہے۔

2- لفظ ﴿آلاء﴾ کا مطلب: مولانا حمید الدین فراہیؒ نے اس لفظ کی لغوی تحقیق کر کے یہ بات ثابت کی ہے کہ اِس

لفظ کا مفہوم صرف نعمتوں تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس میں نعمت، قدرت، طاقت، عجائباتِ قدرت، کمالاتِ قدرت، عنایتیں، مہربانیاں، خوبیاں، اوصاف حمیدہ، کمالات اور فضائل کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ سیاق وسباق سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کس معنی میں استعمال ہوا ہے۔ تفہیم القرآن میں مولانا مودودیؒ نے اپنے ترجمہ میں اس بات کو ملحوظ رکھا ہے۔

3- اللہ کی دو صفات ﴿ ذُو الجلال ﴾ اور ﴿ ذو الاکرام ﴾ کا استعمال اس سورت میں دو (2) مرتبہ ہوا ہے اور صرف اسی سورۃ الرحمٰن میں ہوا ہے، کسی اور سورت میں نہیں ہوا ہے۔

سورۃ الرحمٰن کا نظمِ جلی

یہ سورت چھ (6) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 28 : پہلے پیراگراف میں، اللہ تعالیٰ کی رحمانیت، قدرت اور ربوبیت کے دلائل ہیں۔

قرآن، انسان کی تخلیق اور اُس کو گویائی کا عطا کیا جانا، رحمانیت کی دلیلیں ہیں۔ چاند اور سورج کی نپی تلی گردش، آسمان کی رفعت اور اُس کا توازن، زمین کے پھل اور اس کا غلہ، جنات اور انسانوں کی تخلیق، دریا اور ان کے موتی، سمندر اور اس کے جہاز، اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ربوبیت کی دلیلیں ہیں۔ آخر میں انسانوں اور جنات دونوں پر یہ حقیقت واضح کی گئی ہے کہ زمین کی ہر چیز کے لیے فنا جبکہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی بقا ہے۔ ﴿وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ﴾ (آیت 27) "اور صرف تیرے رب کی جلیل وکریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔"

2- آیات 29 تا 36 : دوسرے پیراگراف میں، دلائلِ قدرت سے جزا وسزا کو ثابت کیا گیا ہے۔

انسانوں اور جنات کو چیلنج کیا گیا ہے کہ وہ زمین وآسمان کے اقطار سے نکلنے کی کوشش کر دیکھیں۔ اپنی بے بسی اور اللہ کی قدرت کے اعتراف پر مجبور ہو جائیں گے۔

3- آیات 37 تا 40 : تیسرے پیراگراف میں، قیامت کے احوال کا اجمالی ذکر ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہے

4- آیات 41 تا 45 : چوتھے پیراگراف میں، مختصر طور پر دوزخ کے احوال بیان کیے گئے ہیں۔

مکذبین اور مجرمین کو ﴿نَوَاصِي وَالْاَقْدَامِ﴾ سے یعنی اُن کی پیشانی سے اور پیروں میں بیڑیاں ڈال کر پکڑا جائے گا اور ان کی خشک عذاب ﴿دوزخ کی آگ﴾ اور مرطوب عذاب ﴿کھولتا ہوا پانی﴾ دونوں سے ﴿فتح﴾ کی جائے گی، مجرمین اِن دونوں کے درمیان گردش کرتے رہیں گے۔

5- آیات 46 تا 61 : پانچویں پیراگراف میں، اللہ کی عدالت میں پیشی سے ڈرنے والے لوگوں کی جزا کی تفصیل بیان کی گئی ہے

انہیں دو، دو باغات، چشموں، پھلوں، سرسبز وشاداب شاخوں، ریشمی قالینوں اور شرمیلی نگاہوں والی بیویوں سے نوازا

جائے گا۔ یہ محسنین ہیں اور محسنین کے احسان کا بدلہ احسان سے دیا جائے گا۔

6- آیات 62 تا 78 : چھٹے اور آخری پیراگراف میں، جنت کی اضافی نعمتوں کا ذکر ہے۔

انہیں دو مزید باغات عطا کیے جائیں گے۔ ان میں چشمے ہوں گے۔ انار اور کھجور کے درخت ہوں گے۔ سبز قالینیں اور خیموں میں نیک سیرت اور نیک صورت حوریں فراہم کی جائیں گی۔ آخری آیت میں ﴿ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴾ ''بڑی برکت والا ہے تیرے ربّ جلیل وکریم کا نام'' (آیت 78) کے الفاظ کے ذریعے، جنت کی ان نعمتوں اور اللہ تعالیٰ کی ان برکات کو حاصل کرنے کے لیے اُس کی رحمانیت، اُس کی قدرت، اُس کی ربوبیت اور اُس کی صفاتِ جلال واِکرام پر ایمان لانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

مرکزی مضمون

اللہ کی رحمانیت ، قدرت اور ربوبیت کے بے شمار دلائل موجود ہیں۔ ناشکرے نہ بنو۔ شکر گزاری کا رویہ اختیار کرو

﴿ آلَاءِ اللّٰهِ ﴾ کی تصدیق کرنے والوں کے لیے آخرت میں اللہ تعالیٰ ﴿ ذُوالْاِكرام ﴾ ہوگا۔

﴿ آلَاءِ اللّٰهِ ﴾ کی تکذیب کرنے والوں کے لیے ﴿ ذُوالجَلال ﴾ ہوگا۔

قرآن کی تعلیم کے علاوہ، آفاق وانفس کی نشانیوں پر غور کرو، آخرت کے عذاب وثواب کے قائل ہو جاؤ گے۔

FLOW CHART | **MACRO-STRUCTURE**

ترتیبی نقشہ ربط | نظمِ جلی

56- سُوْرَۃُ اَلْوَاقِعَة

آیات : 96 ...... مَکِّیَّۃ ...... پیراگراف : 7

مرکزی مضمون :
قریش کی قیادت کو الٹی میٹم! قیامت کے دن کا انقلاب بعض لوگوں کو بلندی اور بعض کو پستی عطا کرے گا
امکانِ قیامت کی آفاقی و انفسی قرآنی دلیلوں کی روشنی میں
مکذب توحید و آخرت ، مداہنت اور شرک چھوڑ کر توحید اختیار کرو!
﴿الْمُكَذِّبُوْنَ الضَّالُّوْنَ﴾ اور ﴿الْمُصَلِّبُوْنَ الْمُهْتَدُوْنَ﴾ کا انجام مختلف ہوگا۔

پہلا پیراگراف — آیات: 1 تا 9 — مناظرِ قیامت اور انسانوں کی تقسیم

دوسرا پیراگراف — آیات: 10 تا 26 — السّابقون کے احوال

تیسرا پیراگراف — آیات: 27 تا 40 — اصحاب الیمین کے احوال

چوتھا پیراگراف — آیات: 41 تا 56 — اصحابُ الشِّمال کے احوال

پانچواں پیراگراف — آیات: 57 تا 74 — آفاق و انفس کی چار دلیلوں سے امکانِ آخرت پر استدلال

چھٹا پیراگراف — آیات: 75 تا 82 — قرآن اللہ کی وحی ہے شیطانی کلام نہیں

ساتواں پیراگراف — آیات: 83 تا 96 — موت کے وقت انسان کی بے بسی اور روزِ قیامت اصحابُ الیمین، اصحابُ الشمال اور السابقون کا الگ انجام

زمانۂ نزول:

سورۃ ﴿الواقعۃ﴾ حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام سے پہلے نازل ہو چکی تھی۔ سورۃ الواقعہ، سورۃ طٰہٰ کے نزول اور ہجرتِ حبشہ (رجب 5 نبوی) کے بعد اور حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام (ذوالحجہ 6 نبوی) کے درمیان میں کسی وقت (غالباً 5 نبوی میں) نازل ہوئی۔

سورة الواقعه کے فضائل

سورۃ الواقعہ بھی، سورۃ ہود کی طرح اُن سورتوں میں سے ایک ہے، جس نے رسول اللہ ﷺ کو بوڑھا کر دیا تھا۔

شَيَّبَتْنِي هُود" والواقِعَةُ والمُرسَلاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

"سورۃ ھود، سورۃ الواقعہ، سورۃ المرسلات، سورۃ النبأ اور سورۃ التکویر نے مجھے بوڑھا کر دیا"

(جامع ترمذی : کتاب التفسیر ، باب سورة الواقعه ، حدیث 3,297 ، صحیح)

سورة الواقعه کا کتابی ربط

1- سورۃ الرحمٰن میں، اللہ تعالیٰ کی صفات ﴿ ذُو الجَلال وَالإكرَام ﴾ کے ذریعے تصدیق اور تکذیب کرنے والوں سے سوالیہ اُسلوب میں آیتِ ترجیع کے ذریعے مُجادلہ تھا۔ یہاں سورۃ الواقعہ میں تصدیق کرنے والوں کی دو قسمیں ﴿ السّابقون ﴾ اور ﴿ اصحابُ اليمين ﴾ اور اُن کا اجر بتایا گیا ہے۔ اِسی طرح ﴿ تکذیب ﴾ کرنے والوں کو ان کے انجام سے باخبر کیا گیا ہے۔

2- پچھلی سورت میں ﴿ تُكَذِّبَانِ ﴾ کا لفظ استعمال ہوا تھا، یہاں ﴿ اَلْمُكَذِّبُوْنَ ﴾ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- اس سورت میں ﴿ اَلْمُكَذِّبُوْنَ الضَّآلُّوْنَ ﴾ 'جھٹلانے والے گمراہ' کا لفظ دو (2) مرتبہ ﴿ اَصحابُ الشِّمال ﴾ کے لیے استعمال کیا گیا ہے (آیت: 51 اور 92)۔

2- اس سورت میں دو (2) مرتبہ درمیان میں اور بالکل آخری آیت میں ﴿ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴾ (آیت: 74 اور 96) کے الفاظ سے خالص توحید کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اللہ کی ﴿ تسبیح ﴾ کرو یعنی اللہ کی بے عیبی کا اعتراف اور اظہار کرو کہ اُس کی ذات ہر قسم کی ناقص صفات اور عیب سے بلند و بالا ہے۔

سورة الواقعه کا نظمِ جلی

سورۃ الواقعہ سات (7) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 9 : پہلے پیراگراف میں، مناظرِ قیامت بیان کر کے بتایا گیا کہ سب لوگ روزِ قیامت تین (3) گروہوں میں تقسیم ہوں گے۔

اَصحابُ المَشْئَمَة ، اَصحابُ المَيمَنَة اور السّابِقُون۔ ان میں سے دو جنّتی ہوں گے اور ایک دوزخی۔

﴿ خَافِضَة" رَّافِعَة" ﴾ کے الفاظ سے یہ حقیقت ذہن نشین کرائی گئی کہ قیامت کے دن کی آفت بعض لوگوں کے

لیے ﴿ رَّافِعَةٌ ﴾ ثابت ہوگی۔ان کے درجات بلند ہوں گے اور بعض لوگوں کے لیے ﴿ خَافِضَةٌ ﴾ ہوگی اور وہ ذلیل وخوار ہوں گے۔

2- آیات 10 تا 26 : دوسرے پیراگراف میں، ﴿ السابقون ﴾ کے اخروی حالات بیان کیے گئے ہیں۔

ان کی تواضع ،شراب اور حوروں سے کی جائے گی، جنت میں کوئی لغو اور بے ہودہ بات نہیں ہوگی اور نہ گناہ کے کام ہوں گے۔

3- آیات 27 تا 40: تیسرے پیراگراف میں، ﴿ اصحابُ الیمین ﴾ کے اخروی انعامات کا تذکرہ کیا گیا۔

ان کی تواضع، پھلوں کے باغات میں کئی انعامات کے ساتھ کی جائے گی۔

4- آیات 41 تا 56 : چوتھے پیراگراف میں، ﴿ اَصحابُ الشِّمال ﴾ کے جرائم گنوائے گئے ہیں۔

یہ شرک پر اصرار کیا کرتے تھے ﴿ كَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ﴾ (آیت:46)۔وہ مُترفین اور خوشحال تھے۔منکرِ آخرت تھے۔جھٹلانے والے گمراہ ﴿ الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴾ تھے۔آخرت میں ان کے برے انجام کا تذکرہ کیا گیا کہ وہ دوزخی، ﴿ زَقُّوم ﴾ کے درخت سے کھائیں گے اور کھولتے ہوئے پانی سے پیاس بجھانے کی کوشش کریں گے۔

5- آیات 57 تا 74 : پانچویں پیراگراف میں، آفاق وانفس کی چار (4) دلیلوں سے اِمکانِ آخرت پر استدلال کیا گیا

(a) یہ منی جو تم ٹپکاتے ہو، اس کے خالق تم ہو یا اللہ؟ اِس سوال کے ذریعے انفسی دلیل فراہم کی گئی۔اگلے تین سوالوں کا مقصد اللہ کی قدرت اور ربوبیت کی آفاقی دلیلیں فراہم کرنا ہے۔

(b) یہ فصل، جو تم بوتے ہو، اس کے اگانے والے تم ہو یا اللہ؟

(c) یہ پانی جو تم پیتے ہو، اس کے نازل کرنے والے تم ہو یا اللہ؟

(d) یہ آگ جو تم (جنگل میں) سلگاتے ہو، اس (سبز ٹہنیوں والے) درخت کو تم نے اگایا ہے یا اللہ نے؟

6- آیات 75 تا 82 : چھٹے پیراگراف میں، بتایا گیا کہ قرآن ایک بلند مرتبہ کلامِ الٰہی ہے۔

شیطانی القاء نہیں ہے۔پاک فرشتوں کے علاوہ قرآن کو کوئی نہیں چھوتا۔قرآن کے بارے میں مداہنت اور تکذیب کا رویہ بند کرو !

7- آیات 83 تا 96 : ساتویں اور آخری پیراگراف میں، موت کے وقت انسان کی بے بسی کا نقشہ کھینچا گیا۔

روزِ قیامت اَصحابُ الیمین ،اَصحابُ الشِّمال اور السَّابقون کا مختلف انجام بیان کیا گیا۔نبی ﷺ کو یہ ہدایت کی گئی کہ اپنے رب کی تسبیح کیا کریں !

مرکزی مضمون

قریش کی قیادت کو وارننگ دی گئی کہ قیامت کے دن کا انقلاب، بعض لوگوں کو بلندی اور بعض کو پستی عطا کرے گا جھٹلانے والے گمراہوں ﴿ الْمُكَذِّبُوْنَ الضَّالُّوْنَ ﴾ کے مقابلے میں تصدیق کرنے والے ہدایت یافتہ لوگوں ﴿ الْمُصَدِّقُوْنَ الْمُهْتَدُوْنَ ﴾ کا انجام مختلف ہوگا۔ امکانِ قیامت کی آفاقی، انفسی اور قرآنی دلیلوں کی روشنی میں، تکذیبِ توحید و آخرت و مدا ہنت اور شرک چھوڑ کر توحید اختیار کرو!